جمعہ کا بیان (8 اپریل، 2022ء)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ ائمہ مساجد کے تحت (مساجد کے لئے)

تقوی کیسے ملے؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...!

- ...روزے کی برکت سے توبہ نصیب ہوگئی (حکایت)
- ...روزے کو عبادت کا دروازہ کیوں کہا گیا؟
- ...تقویٰ کے 3 فائدے
- ...تقویٰ کیسے ملے؟

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: روزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[1]

بچیں بے کار باتوں سے، پڑھیں اے کاش! کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم درودِ پاک ہم مولیٰ![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی بابرکت، پُر نور، پُر بہار گھڑیاں ہیں، رَحمتوں کی چھما چھم برسات ہے، لمحہ لمحہ بابرکت ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو روزے رکھ کر، تراویح پڑھ کر، سحر وافطار کی برکتیں لوٹ کر رَمضان المبارک کی برکتیں لوٹنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور انتہائی محروم اور بد قسمت ہیں وہ لوگ جو ان مبارک گھڑیوں میں بھی نیکیوں سے محروم ہیں، روزے نہیں رکھتے، تراویح نہیں پڑھتے، بخشش و مغفرت اور رحمت کے اس عظیم الشان مہینے میں بھی اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے

---

1 ...ترمذی، ابواب الوتر، فی فضل الصلاۃ علی النبی، صفحہ:144، حدیث:474۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:99۔

سے دور ہیں۔ حضرت امام حسن بصری رَحۡمَۃُاللّٰہِعلیہ فرماتے ہیں: ماہِ رمضان میدانِ مُسَابَقَتْ ہے۔[1] مسابقت کا معنیٰ ہے: دوڑ کا میدان، مطلب یہ کہ اللہ پاک نے رمضان المبارک میں شیطان کو قید کر دیا، رحمتوں، برکتوں، مغفرتوں کے دروازے کھول دیئے، اب جو شخص زیادہ سے زیادہ ان لمحات کی قدر کر کے، زیادہ سے زیادہ رضائے الٰہی والے کاموں میں مصروف رہے گا وہ اللہ کی رحمت سے مغفرت وسعادت حاصل کر پائے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا، وہ پیچھے رہ جائے گا اور محروم رہے گا۔

اللہ پاک ہم سب کو رمضان المبارک اچھے انداز میں، رضائے الٰہی والے کام کرتے ہوئے، نیکیوں میں، عبادتوں میں، ذِکْر وفِکْر میں، قبر کی یاد کرتے ہوئے، مدینے کی یادیں دِل میں بسائے ہوئے، حُسْنِ اَخْلاق کا مُظَاہَرہ کرتے ہوئے، والدین کا ادب کرتے ہوئے، عزیز رشتے داروں کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے، غریبوں کی مدد کرتے ہوئے گزارنے اور فیضانِ رمضان سے خوب جھولیاں بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

روزے کی برکت سے توبہ نصیب ہوگئی

حضرت شیخ ابو بکر شبلی رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ تیسری صدی ہجری کے بلند رُتبہ بزرگ ہیں، آپ اپنی زندگی کا حیرت انگیز اور سبق آموز واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں قافلے کے ساتھ ملک شام جا رہا تھا، راستے میں اچانک ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے ہمارے قافلے پر حملہ کیا اور قافلے والوں کا سازوسامان لوٹ کر اپنے سردار کے سامنے

---

1 ...کیمیائے سعادت، چھٹی اصل، روزہ، صفحہ: 162 ملخصًا۔

ڈھیر کیا اور اس کی جانچ پڑتال کرنے لگے، ایک شخص کے سامان سے شکّر اور بادام کی تھیلی نکلی، سارے ڈاکو مِل کر شکّر اور بادام کھانے لگے مگر ان کا سردار شکر اور بادام نہیں کھا رہا تھا۔ شیخ ابو بکر شبلی رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ فرماتے ہیں: مجھے حیرانی ہوئی اور میں نے ڈاکوؤں کے سردار سے پوچھا: سب شکر اور بادام کھا رہے ہیں، تم کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے میری حیرت میں اضافہ کرتے ہوئے کہا: میرا روزہ ہے۔

بڑی حیرانی کی بات تھی، ایک طرف حُقُوقُ العباد پامال کئے جا رہے ہیں، لوگوں کے خون پسینے کی کمائی لوٹی جا رہی ہے، غریبوں کی آہیں، بد دُعائیں لی جا رہی ہیں اور دوسری طرف تقویٰ و پرہیز گاری کا مُظَاہَرہ کرتے ہوئے روزہ بھی رکھا ہوا ہے، شیخ ابو بکر شبلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِعَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے اس سے پوچھا: تم لوٹ مار بھی کرتے ہو اور روزہ بھی رکھتے ہو؟ میرے اس سُوال پر سردار بولا: اللہ پاک سے صلح کے لئے بھی تو کوئی راہ باقی رکھنی ہے۔

حضرت شیخ ابو بکر شبلی رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ فرماتے ہیں: یہ بات آئی گئی ہو گئی، کچھ عرصے کے بعد مجھے مکہ مکرمہ میں حاضِری کی سَعَادت نصیب ہوئی، میں نے ڈاکوؤں کے اسی سردار کو وہاں دیکھا، اس کے چہرے پر عبادت کا نور تھا، مُجاہدات کی وجہ سے اس کا جسم کمزور پڑ چکا تھا اور وہ اِحْرام باندھے طوافِ کعبہ میں مَصْرُوف تھا۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر مجھے ایک بار پھر حیرت ہوئی، میں نے تعجب سے پوچھا: کیا تم وہی شخص نہیں ہو؟ بولا: جی ہاں! میں وہی ہوں اور سنیئے! اسی روزے نے اللہ پاک کے ساتھ میری صلح کروادی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...نہر کی صدائیں، صفحہ: 7 تا 8۔

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! رَحْمَتِ الٰہی کی وُسعت دیکھئے! ڈاکوؤں کا سردار جو گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، حقوق العباد پامال کرتا تھا، لوگوں کو نقصان پہنچاتا، انہیں ایذائیں دیتا تھا، اللہ پاک نے اس کے حُسنِ ظن کی، اس کی اُمّید کی لاج رکھی اور روزے کی برکت سے اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائی، عبادت وریاضت اور مجاہدات کی توفیق عطا فرمائی اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمالیا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا رَوزے کی برکت سے توبہ کی توفیق، عبادت وریاضت کی توفیق اور تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَابُ الْعِبَادَۃِ اَلصِّیَامُ روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔[1]

روزہ درماں ہے پیاس اور بھوک کے امراض کا
خیبرِ تَن پروری کو توڑنا ہے بَر مَلا

عبادات بہت قسم کی ہیں، نماز ہے، حج ہے، زکوٰۃ ہے، تلاوت، ذِکر فِکر، حُسنِ اَخلاق وغیرہ ہزار قسم کی عبادات ہیں، ہر عبادت کے اپنے اپنے فوائد، ثمرات اور کمالات ہیں مگر یہ خاصِیَّت صِرف روزے کو عطا ہوئی کہ اسے عبادات کا دروازہ قرار دیا گیا، ڈاکوؤں کے اس سردار کو یہ حدیثِ پاک معلوم تھی یا معلوم نہیں تھی، بہر حال اُس نے اللہ پاک سے صلح کے لئے جو راہ اختیار کی وہ روزہ کی صُورت میں اختیار کی تو اللہ پاک نے اس کے روزے ہی کی برکت سے اسے توبہ کی، عبادت وریاضت اور مجاہدات کی توفیق عطا فرمائی۔

روزے کو عبادت کا دروازہ کیوں کہا گیا؟

یہاں ایک سُوال ذہن میں ابھرتا ہے، وہ یہ کہ آخر روزے میں ایسی کیا خاصیت ہے

1 ... کنز العمال، کتاب الصوم، جزء:8، جلد:4، صفحہ:209، حدیث:23586۔

کہ نبیوں کے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے عبادت کا دروازہ قرار دیا؟

اس سُوال کا جواب امام غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ”احیاء العلوم“ میں دیا ہے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اَصْل میں جن وُجُوہات سے بندہ اللہ پاک سے، عبادت و ریاضت سے، نیک کاموں سے دور ہوتا ہے، ان کی اَصْل بنیاد شیطان ہے لیکن شیطان ہے باہَر کا دُشْمن، یہ ڈائریکٹ ہم پر حملہ آور نہیں ہو سکتا، اس لئے یہ ہمارے نَفْس کو بطور جاسوس ہمارے خلاف استعمال کرتا ہے، نَفْس ہمارے اندر کا دُشْمن ہے، یہ خواہشات سجاتا ہے اور شیطان اُن خواہشات کے ذریعے سے ہم پر حملہ آور ہوتا ہے، اس کو ایک مثال سے یُوں سمجھئے کہ جیسے کسی شخص کا ہرا بھرا، سرسبز و شاداب لہلہاتا ہوا کھیت ہو تو اس کی ہریالی کو دیکھ کر بھیڑ بکریاں وغیرہ اس طرف آتی ہیں اور کھیت کو خراب کرتی ہیں، کھیت کے مالِک کو بھیڑ بکریوں وغیرہ کو روکنے کی مشقت اس وقت تک اُٹھانی پڑتی ہے جب تک کھیت ہرا بھرا، سرسبز ہوتا ہے، اسی طرح ہمارے اندر پلنے والی نفس کی خواہشات بھی شیطان کی چراگاہیں ہیں، جب تک یہ خواہشات موجود رہیں گی، شیطان آتا رہے گا اور ہمیں اللہ پاک سے دُور کرتا رہے گا، اگر یہ خواہشات ہی ختم کر دی جائیں تو شیطان کا آنا جانا بند ہو جائے گا اور اللہ پاک کے اور بندے کے درمیان جو پردہ ہے وہ اُٹھ جائے گا، پھر بندہ آسانی سے، دِل لگا کر عبادت و ریاضت کر پائے گا۔

روزہ وہ عِبَادت ہے جو ہمارے اندر سے نَفْس کا زور توڑ دیتی ہے، ہماری خواہشات کو دبا دیتی ہے، روزہ رکھ کر ہم صبح سے شام تک اپنے نَفْس سے جنگ کرتے ہیں، نَفْس کھانا مانگتا ہے، ہم کھاتے نہیں ہیں، نَفْس پانی مانگتا ہے، ہم پیتے نہیں ہیں، یُوں دِن بھر محنت کر کے ہم نفس کی خواہشات کو دباتے ہیں، جیسے ہی نفسانی خواہشات دبتی ہیں، شیطان کے

راستے بند ہو جاتے ہیں، دِل میں نورانیت آنے لگتی ہے اور عبادات کے راستے کھل جاتے ہیں، چونکہ روزہ نَفْس کو دباتا، شیطان کے راستے بند کر کے عبادات کے راستے کھولتا ہے، اس لئے حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔ (1)

تقویٰ کے 3 فائدے

روزہ عبادت کا دروازہ کیوں ہے؟ اس سُوال کا ایک اور جواب بھی ہے اور یہ بھی امام غزالی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کے کلام ہی سے ماخُوذ ہے، وہ یہ کہ روزے کا اہم اور بنیادی فائدہ جو بیان کیا گیا وہ ہے: تقویٰ۔ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں روزہ فرض ہونے کی ایک حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:183) | ترجمہ کنزالایمان: کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

امام غزالی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: عبادت کا دار و مدار 3 باتوں پر ہے (1): عِبَادت کی توفیق کہ اگر توفیق ہی نہ ملی تو عبادت کریں گے کیسے؟ (2): عبادت کی اِصْلاح کہ ہماری ناقِص عبادت بارگاہِ الٰہی کے لائق ہو جائے (3): اور تیسری چیز ہے: عِبَادت کی قبولیت۔ یہ تینوں چیزیں ہوں تو بندہ واقعی عبادت گزار ہو سکتا ہے۔

تقویٰ میں یہ خاصیت ہے کہ اس کی برکت سے یہ تینوں چیزیں مِل جاتی ہیں، **پہلی: عبادت کی توفیق**، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:194) | ترجمہ کنز الایمان: اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

معلوم ہوا مُتَّقِی کو اللہ پاک کی طرف سے خصوصی اعانت و تائید ملتی ہے۔ **دوسری**

---

(1)... احیاء العلوم، روزہ کا بیان، جلد: 1، صفحہ: 704 ملخصًا۔

چیز: عبادت کی اِصلاح، اللہ پاک پارہ 22، سورۂ اَحزاب، آیت: 71 میں ارشاد فرماتا ہے:

یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ (پارہ 23، سورۃ الزمر: 23)	ترجمہ کنزالایمان: تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

یعنی **اے ایمان والو!** تم تقویٰ اختیار کرو! اس برکت سے اللہ پاک تمہارے اعمال کی اِصلاح فرما دے گا۔ **تیسری چیز جو عبادت گزار کو ضرور چاہیے وہ ہے: عبادت کی قبولیت، یہ بھی تقویٰ سے ملتی ہے۔** قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ﴿۲۷﴾ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ: 27)	ترجمہ کنز الایمان: اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔

معلوم ہوا وہ 3 چیزیں جو ایک عبادت گزار کو لازمی اور ضرور چاہیے: عبادت کی توفیق، عبادت کی اِصلاح اور عبادت کی قبولیت، یہ تینوں تقویٰ سے ملتی ہیں اور تقویٰ کیسے ملتا ہے؟ روزے کے ذریعے، لہٰذا ثابت ہوا: روزہ تمام عبادات کا دروازہ ہے۔

تقویٰ کیسے ملے؟

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! ماہِ رمضان ہے، اللہ پاک کے فضل سے ہم روزے رکھنے کی سَعَادت حاصِل کر رہے ہیں، غور یہ کرنا ہے کہ کیا روزے رکھ کر ہمیں تقویٰ نصیب ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟ اگر تقویٰ نصیب ہو رہا ہے، تب تو بڑی خوشی کی بات ہے لیکن اگر روزے رکھنے کے باوُجود بھی تقویٰ نہیں مِل پا رہا، نَفْس پہلے بھی سَرکش تھا، اب بھی سرکش ہی ہے، اس کا زور نہیں ٹوٹ رہا تو ہمیں اپنا روزے رکھنے کا انداز چیک کرنا ہو گا، کیونکہ اللہ پاک کا کلام، پاکیزہ قرآن تو سچا ہے، جب قرآن فرماتا ہے کہ روزے کے ذریعے تقویٰ

ملتاہے مگر ہمیں نہیں مل رہاتو یقیناً ہمارے روزہ رکھنے کے انداز میں ہی کچھ کمی ہے۔

یہ کمی کیاہے؟ اور اسے کیسے دُور کرنا ہے؟ اس کے لئے حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے **کَشْفُ الْمَحْجُوب** میں روزے کے متعلق کلام کرتے ہوئے ایک مختصر سی نصیحت ذِکْر فرمائی ہے، فرماتے ہیں: مجھے خواب میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت فرمائیے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 2 لفظوں کی نصیحت فرمائی، ارشاد فرمایا: اِحْبِسْ حَوَاسَكَ اپنے حواس (یعنی آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ) کو قید کرلو۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ایسی فصاحت وبلاغت کے قربان! خواب میں آکر بھی ایسی کمال نصیحت فرمائی کہ دریا کو کوزے میں بند کردیا۔ کیاخوب کہا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے:

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں[2]

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس 2 لفظی نصیحت پر اگر ہم گہری نظر سے غور کریں تو پتا چلے گا کہ یہ تقویٰ حاصِل کرنے کا بہترین اور اَہَم ترین طریقہ ہے۔ دیکھئے! تقویٰ اَصْل میں دِل کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے استاذِ محترم کے حوالے سے تقویٰ کی یہ تعریف لکھی: تَنْزِیْهُ الْقَلْبِ مِنَ الذَّنْبِ دِل کو گُناہوں سے دُور کردینا۔[3]

---

1 ...کشف المحجوب، ساتواں کشف: روزے کے بیان میں، صفحہ: 469۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ: 107۔
3 ...منہاج العابدین، تیسرا باب، نفس، صفحہ: 158۔

کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جب ہم خوفِ خُدا کا بیان سنتے ہیں، قبر و آخرت اور جہنّم کا ذِکر سُنتے ہیں تو آنکھ سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، گناہ نہ کرنے کا پکّا ارادہ کر لیتے ہیں مگر چند ہی منٹ بعد پھر گُناہوں میں مُلَوّث ہوتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے کہ ہمارا دِل گُناہوں سے دُور نہیں ہوتا، جب دِل گُناہ سے دُور ہو جائے، دِل میں گُناہ سے نفرت پیدا ہو جائے تو پھر نفس گُناہ کی خواہش کرے بھی تو دِل اس خواہش کو ٹھکرا دیتا ہے، جب دِل میں گُناہ سے نفرت پیدا ہو جائے تو گُناہ کے اسباب بَن بھی جائیں، پھر بھی دِل اُن اسباب سے کنارہ کر لیتا ہے۔ معلوم ہوا تقویٰ اَصل میں دِل کی ایک کیفیت ہے مگر دِل کی یہ کیفیت بنے گی کیسے؟ اس کے لئے ایک مِثال سمجھئے! جب کہیں سڑک ٹوٹ جاتی ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ سڑک کو دوبارہ سے بنانے کے لئے ایک تو وہاں کاریگر لگا دیئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی سڑک کے دونوں جانِب ایک بورڈ لگا دیا جاتا ہے، جس پر لکھا ہوتا ہے: سڑک زیرِ تعمیر ہے، متبادل راستہ اختیار فرمایئے!

یہ بورڈ کیوں لگاتے ہیں؟ اس لئے کہ اگر وہاں سے گاڑیاں روٹین میں گزرتی رہیں گی تو کاریگر کام نہیں کر پائیں گے اور جتنا وہ کام کریں گے، سڑک چونکہ ابھی کچی ہو گی، اُوپر سے گاڑی گزرے گی تو دوبارہ ٹوٹ جائے گی، لہٰذا وہاں پر کاریگر لگانے کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کی آمد وَرَفْت بھی بند کر دی جاتی ہے، یہی حال ہمارے دِل کا ہے، ہمارا دِل گناہ کر کر کے سیاہ ہو جاتا ہے، اب رمضان آیا، ہم نے روزے رکھنا شروع کئے، گویا دِل کی صفائی کے لئے ہم نے اندر کاریگر لگا دیئے، نَفْس کی خواہش دبانے کا کاریگر، بھوک کا کاریگر، پیاس کا کاریگر، یہ سارے کاریگر ہیں جو ہم نے اپنے اندر لگا دیئے تا کہ ہمارے دِل کی صَفائی

کریں، یہ کاریگر صفائی تو کرتے ہیں لیکن اگر ہم دِل کے راستے بند نہیں کریں گے تو دِل کی صَفائی ہو نہیں پائے گی، لہٰذا روزہ تو رکھنا ہی رکھنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ دِل کے راستے بھی بند کرنے ہیں تاکہ روزے کے ذریعے سے دِل کی پوری طرح صفائی ہو سکے اور دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا ہو جائے، اب وہ دِل کے راستے کیا ہیں؟ یہ راستے وہی ہیں جن کی ہمارے آقا و مولیٰ، سَیِّدِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب میں آکر نصیحت فرمائی: اِحْبِسْ حَوَاسَكَ اپنے حواس کو قید کر دو!

معلوم ہوا پیٹ اور شرم گاہ کا روزہ رکھ کر روزے کا فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن جب تک ہم اس کے ساتھ ساتھ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں کا روزہ نہیں رکھیں اس وقت تک دِل کی مکمل طور پر صَفائی نہیں ہو پائے گی، جب صَفائی نہیں ہو گی تو دِل چمک نہیں سکے گا، دِل نہ چمکا تو اس میں گُناہوں سے نفرت پیدا نہیں ہو گی اور اگر گُناہوں سے نفرت پیدا نہ ہوئی تو تقویٰ نہیں مل پائے گا اور تقویٰ نہ مل پایا تو عید کا چاند نظر آتے ہی شیطان قید سے رہا ہو جائے گا اور گُناہوں کا ایسا بازار گرم کروائے گا کہ الامان والحفیظ!

آنکھ کا روزہ

اے عاشقانِ رسول! خالی پیٹ کا نہیں آنکھ کا بھی روزہ رکھئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: عَوْرت کے مَحاسِن (یعنی حُسْن وجمال) کی طرف دیکھنا شیطان کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جو اپنی آنکھ کو عورت کے محاسِن (حُسْن وجمال) سے پھیر لے اللہ پاک اسے عبادت کی لذت عطا فرمائے

گا۔[1] اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: بَدنِگاہی سے بچو کہ بدنِگاہی دِل میں شہوت کا بیج بَو دیتی ہے اور آدمی کو فتنے میں ڈالنے کے لئے یہی کافِی ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ایک تو ہے آنکھوں کو حرام سے بچانا، نہ دیکھنے والی چیزوں کو نہ دیکھنا، یہ تو 12 ماہ اور 24 گھنٹے لازم وضروری اور ہر ایک پر فرض ہے مگر ہمارے بزرگانِ دین کا انداز دیکھئے! سُبْحٰنَ اللہ! یہ اللہ والے کمال ہی سوچ رکھنے والے تھے، اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سیدنا شُعَیب عَلَیْہِ السَّلَام یادِ الٰہی میں خُوب رویا کرتے تھے، یہاں تک کہ آنکھوں کی ظاہِری بینائی میں کافِی کمی ہو گئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے اس قدر رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: 2 وجہ سے میں اتنا روتا ہوں: (1): اس ڈر سے کہ کہیں میری نظر ایسی چیز پر نہ پڑ جائے، جسے دیکھنے سے شریعت نے منع کیا ہے۔ (2): اور دوسری وجہ یہ کہ جو آنکھیں روزِ قیامت اللہ پاک کا جلوہ دیکھنا چاہتی ہیں، میں نہیں چاہتا کہ وہ آنکھیں کسی اَوْر چیز کو دیکھیں۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام 60 سال دُنیا میں تشریف فرما رہے، کسی نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آنکھ کھولتے ہوئے نہیں دیکھا۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** یہ ہے حقیقت میں آنکھ کا روزہ ہے مگر آہ! ہم گنہگار ایسا روزہ تو کیا رکھیں گے، صِرف آنکھوں کو ناجائِز چیزیں دیکھنے ہی سے بچا لیں تو کافِی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آنکھ کے روزے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **پیارے اسلامی بھائیو!** آنکھ کا روزہ اس طرح رکھنا چاہئے کہ ❁ آنکھ جب بھی

---

1 ... جمع الجوامع، جلد: 8، صفحہ: 13، حدیث: 24052۔
2 ... منہاج العابدین، صفحہ: 166۔
3 ... اسرار الاولیاء، صفحہ: 32۔

اُٹھے تو صِرْف اور صِرْف جائِز اُمور ہی کی طرف اُٹھے ❁ آنکھ سے مسجد دیکھئے ❁ قرآنِ مجید دیکھئے ❁ مزاراتِ اولیاء کی زیارت کیجئے ❁ علمائے کرام، مشائخِ عظام اور اللہ پاک کے نیک بندوں کا دیدار کیجئے ❁ اللہ پاک دکھائے تو کعبہ شریف کے انوار دیکھئے ❁ مکہ مکرمہ کی مہکی مہکی گلیاں اور وہاں کے وادیٔ و کہسار دیکھئے ❁ مدینہ منورہ کے درو دیوار دیکھئے ❁ سبز سبز گنبد و مینار دیکھئے ❁ میٹھے مدینے کے صحرا و گلزار دیکھئے ❁ سنہری جالیوں کے انوار دیکھئے ❁ جنّت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے! تاجدارِ اہلسنت، حضور مفتی اعظم ہند، مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں[1]:

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نَقْش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں[2]

پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضَرور رکھئے بلکہ آنکھ کا روزہ توڈبل 12 گھنٹے، 30 دِن اور 12 مہینے ہونا چاہئے ❁ اللہ پاک کی عطا کردہ آنکھوں سے ہر گز ہر گز فلم نہ دیکھئے، ❁ ڈرامے نہ دیکھئے ❁ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھئے ❁ شہوت کے ساتھ امردوں کو نہ دیکھئے، ❁ کسی کا کھلا ہوا سَتْر نہ دیکھئے ❁ بلکہ بلاضرورت اپنا کھلا ہوا سَتر بھی نہ دیکھئے ❁ اللہ پاک کی یاد سے غافل کرنے والے کھیل تماشے نہ دیکھئے ❁ کرکٹ، کبڈی، فٹبال، ہاکی، تاش، شطرنج، ویڈیوں گیمز، ٹیبل فٹبال، وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے، جب انہیں دیکھنے کی اجازت نہیں تو کھیلنے کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور ان میں بعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر

---

1 ...فیضان رمضان، صفحہ: 93۔

2 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 145 تا 146، ملتقطاً۔

وغیرہ پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گھٹنے بلکہ معاذ اللہ! رانیں تک کھلی رہتی ہیں اور اس طرح دوسروں کے آگے رانیں یا گھٹنے کھولے رہنا گناہ ہے اور دوسروں کو اس طرف نظر کرنا گناہ ہے ❁ اسی طرح کسی کے گھر میں بے اجازت نہ جھانکئے ❁ کسی کا خط نہ پڑھئے ❁ کسی کی ڈائری کی تحریر بھی بے اجازتِ شرعی نہ دیکھئے اور یاد رکھئے![1] حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے بھائی کا خط بلا اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔[2]

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب | عطا کرم سے ہو ایسی ہمیں حیا یارَبّ!
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور | سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارَبّ!
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی | بس ان کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارَبّ![3]

کان کا روزہ

اے عاشقانِ رسول! تقویٰ پانے، روزے کی لذّت حاصِل کرنے کے لئے کان کا بھی روزہ رکھئے! یہ کیسے رکھنا ہے، آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھتے ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب فیضانِ رمضان میں فرماتے ہیں: کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صِرف اور صِرف جائز باتیں سُنیں، مثلاً ❁ کانوں سے تلاوت و نعت سنئے ❁ سنتوں بھرے بیانات سنئے ❁ اچھی بات ❁ اذان و اقامت سنئے، سُن کر جواب دیجئے ❁ ہرگز ہرگز ڈھول باجے اور موسیقی نہ سنئے ❁ گانے اور نغمے اور فضول یا فحش لطیفے نہ سنئے ❁ کسی کی غیبت نہ سنئے ❁ کسی کی چغلی نہ سنئے ❁ کسی کے عیب ہرگز ہرگز نہ سنئے اور ❁ جب 2

---

1 ...فیضانِ رمضان، صفحہ:93۔
2 ...مستدرک، کتاب الادب، جلد:5، صفحہ:384، حدیث:7779۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:87۔

آدمی چھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سنئے،[1] فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سنے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔[2]

سنوں نہ فحش کلامی، نہ غیبت و چغلی | تری پسند کی باتیں فقط سُنا یارَبّ![3]

زبان کا روزہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حُصُولِ تقویٰ کے لئے مزید تربیت کرتے ہوئے زبان کے روزے کی تفصیل یُوں بیان فرماتے ہیں: زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان صِرف اور صِرف نیک و جائِز باتوں کے لئے ہی حرکت میں آئے، مثلاً ❁ زبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے ❁ ذِکْر ودرود کا وِرْد کیجئے ❁ نعت شریف پڑھئے ❁ درس دیجئے ❁ سنتوں بھرا بیان کیجئے ❁ نیکی کی دعوت دیجئے ❁ اچھی اچھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے، ❁ فضول بَک بَک سے بچتے رہئے ❁ خبردار! گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ سے زبان ناپاک نہ ہونے پائے کہ چمچہ اگر نجاست میں ڈال دیا جائے تو دو ایک گلاس پانی سے پاک ہو جائے گا مگر زبان بے حیائی کی باتوں سے ناپاک ہو گئی تو اسے سات سمندر بھی نہیں دھو سکیں گے۔

مری زبان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے | فضول گوئی سے بچتا رہوں سدا یارَبّ!
کریں نہ تنگ خیالاتِ بَد کبھی کر دے | شعور وفکر کو پاکیزگی عطا یارَبّ![4]

---

1 ...فیضان رمضان، صفحہ:94۔
2 ...معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:356، حدیث:11472۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ:78۔
4 ...وسائل بخشش، صفحہ:78اور83۔

ہاتھوں کا روزہ

ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اُٹھیں صرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مثلاً ❁ باطہار قرآنِ مجید کو ہاتھ لگائیے ❁ نیک لوگوں سے مصافحہ کیجئے! فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک کی خاطِر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

❁ ہو سکے تو کسی یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیرئے کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملے گی ❁ خبر دار! کسی پر ظُلم کے لئے ہاتھ نہ اُٹھیں ❁ رشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں ❁ نہ کسی کا مال چرائیں ❁ نہ تاش کھیلیں، ❁ نہ پتنگ اُڑائیں ❁ نہ کسی نامحرم عورت سے ہاتھ ملائیں۔

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں | بچانا ظُلم وستم سے مجھے سَدا یارَبّ! (2)

پاؤں کا روزہ

پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اُٹھیں تو صرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مثلاً ❁ پاؤں چلیں تو مسجد کی طرف چلیں ❁ مزاراتِ اولیا کی طرف چلیں ❁ عُلَمائے کرام کی زیارت کے لئے چلیں ❁ سنتوں بھرے اجتماع کی طرف چلیں ❁ نیکی کی دعوت دینے کے لئے چلیں ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلوں میں سَفَر کے لئے چلیں ❁ نیک صحبتوں کی طرف چلیں ❁ کسی کی مدد کے لئے چلیں ❁ کاش! مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کی

---

1 ...مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:34، حدیث:2960۔

2 ...وسائل بخشش، صفحہ:76۔

طرف چلیں ❁ عرفات و منیٰ اور مزدلفہ کی طرف چلیں ❁ طواف میں چلیں ❁ ہر گز ہر گز سینما گھر کی طرف نہ چلیں ❁ ڈرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں ❁ بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں ❁ شطرنج، لڈو، تاش، کرکٹ، فٹبال، ویڈیو گیمز، ٹیبل فٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں ❁ کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لب پر ہو اور سَفَر بھی مدینے کا ہو۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم | کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ!
مدینے جائیں، پھر آئیں، دوبارہ پھر جائیں | اسی میں عمر گزر جائے یاخُدا یارَبّ! [1]

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی حقیقی معنوں میں روزے کی برکتیں تو اسی وقت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اعضاء کا بیان کئے گئے طریقے کے مطابق روزہ رکھیں گے، ورنہ بھوک پیاس کے سِوا کچھ بھی حاصِل نہ ہو گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو اُن کے روزے سے بھوک اور پیاس کے سِوا کچھ حاصِل نہیں ہوتا اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ ان کو ان کے قیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔ [2]

یعنی بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر اپنے اعضاء کو چونکہ بُرائیوں سے نہیں بچاتے اس لئے ان کو روزے کی نورانیت اور اس کی اَصل روح سے محرومی ہی رہتی ہے۔ اسی

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 77 اور 87۔

2 ...ابن ماجہ، کتاب: الصیام، صفحہ: 271، حدیث: 1690۔

طرح جو لوگ خوامخواہ رات جاگ کر گپ شپ لگاتے ہیں انہیں وقت، صحت اور آخرت کے نقصان کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اللہ پاک ہم سب کو حقیقی معنوں میں روزہ رکھنے، اس کی نورانیت حاصِل کرنے، روزے کی برکت سے تقویٰ وپرہیز گاری، دِل کی صفائی پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّة جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سخاوت سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سخاوت کرنے والا اللہ پاک کے بھی قریب ہے، جنّت کے بھی قریب ہے، لوگوں کے بھی قریب ہے اور جہنّم سے دُور ہے۔(2)

اے عاشقانِ رسول! سخیوں کے سخی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات میں سب سے بڑھ کر سخی تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کی وقت کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ آپ ہمیشہ سخاوت فرماتے، عِلْم بانٹتے، مال بانٹتے، رَحْمَتِ الٰہی کی سخاوت فرماتے، آپ صَلَّی

---

1 ...مشکوٰۃ، ایمان کی کتاب، کتاب وسُنّت کو مضبوط تھامنے کا باب، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

2 ...ترمذی، سخاوت کا باب، صفحہ:479، حدیث:1961۔

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا سخی نہ کوئی ہوا ہے، نہ قیامت تک ہو گا کہ جس کو جو نعمت ملتی ہے، دیتا اللہ پاک ہے، تقسیم قاسِمِ نعمت مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی فرماتے ہیں:

نہ اُن کے جیسا غنی ہے کوئی، نہ اُن کے جیسا سخی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بُلا بُلا کر

❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرِ دولت سے کبھی کوئی سُوال کرنے والا خالی نہیں گیا، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سائِل چاہے کتنی ہی بڑی چیز کا سُوال کرتا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے انکار نہ فرماتے۔[1] ❁ حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے: نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انسانوں سے بڑھ کر سخی تھے، ماہِ رمضان میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کا دَرْیا خوب جوش پر ہوتا، رمضان المبارک میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی بڑھ کر ہوا کرتی تھی۔[2]

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے[3]

اللہ پاک سخاوتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہم غریبوں، بے نواؤں کو بھی کنجوسی سے بچنے اور خوب دِل کھول کر سخاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... کتاب الشفا، 1/92۔
2 ... سیرت مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سخاوت، صفحہ: 623۔
3 ... حدائق بخشش، صفحہ: 225۔